طالبات چار باتوں کا اہتمام کریں

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتهم نے کچھ عرصہ قبل مدینہ منورہ میں طالبات کے ایك مدرسہ میں پس پردہ خطاب فرمایاتھا، جو بلا شبہ طالبات کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ!......اللہ کے فضل وکرم سے آپ کے مدرسے میں حاضری کی توفیق نصیب ہوئی۔ یہ بات معلوم ہوکر مسرت ہوئی کہ یہاں طالبات کی تعلیم کا اچھا انتظام ہے اور اب یہاں دورۂ حدیث شریف بھی شروع ہو گیا ہے۔ ہر آن اس پر شکر کرنا چاہیے کہ اللہ رب العزت نے آپ کو اس مبارک مشغلے میں مصروف فرمایا ہے۔ یوں تو علم دین جس کو بھی حاصل ہو وہ ایک عظیم نعمت ہے لیکن خواتین میں علم دین آجائے تو اس کا عظیم نفع یہ ہے کہ اس سے آنے والی نسل کی بہترین تعلیم وتربیت بہت آسان ہو جاتی ہے، کیونکہ اللہ نے عورتوں کو معاشرے کی بنیاد بنایا ہے اور اپنی خانگی زندگی اور بچوں کی تربیت میں ان کا عظیم کردار ہوتا ہے۔ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے اور اس کی تعلیم و تربیت سے بڑی بڑی شخصیات پیدا ہوتی ہیں۔

میں عرض کیا کرتا ہوں آج جتنے بھی اولیائے کرام، محدثین، مفسرین ہیں، ان کو تو سب لوگ جانتے ہیں لیکن جن ماؤں نے ان کی تربیت کی اور ان کو اس مقام تک پہنچایا ان کو کوئی نہیں جانتا۔ اگر دیکھا جائے تو ان کا یہ کام اور یہ کارنامہ بڑا عظیم ہے۔ بڑے بڑے علماء، فقہاء کی تو شہرت ہو جاتی ہے، اور شہرت کی وجہ سے نفس کے تقاضے بعض اوقات انسان کو گمراہ کر دیتے ہیں۔ ان میں حب جاہ، حب مال کی ملاوٹ ہو جاتی ہے لیکن جو خواتین اپنے اپنے گوشہ میں بیٹھ کر اپنے بچوں کی تربیت کر رہی ہیں ان میں سوائے اخلاص کے اور کچھ بھی نہیں۔ پچھلی خواتین جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے آخر تک ہوئیں۔ ان میں اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں۔

مجھے یاد آتا ہے ہمارے دیوبند میں ایک خاتون تھیں جن کا ذکر میں نے اپنے دیوبند کے سفرنامہ میں بھی کیا ہے۔ ان کا نام تھا، ''امۃ الحنان''۔ وہ اپنے گھر میں بچوں کو پڑھاتی تھیں، بلکہ ان کی تربیت اور بچیوں کی گھریلو زندگی کی

تربیت بھی کرتی تھیں، یہ ان کی غیر نصابی سرگرمیاں تھیں، دیوبند کا شاید ہی کوئی خاندان ان کی تعلیم وتربیت سے محروم رہا ہو، لیکن ان بچوں کو لوگ جانتے ہیں جو دیوبند سے پڑھ کر فارغ ہوگئے اور ان کی شہرت ہوگئی، لیکن ان خاتون کو کوئی نہیں جانتا، جو بچہ ان کے پاس پڑھتا تھا وہ خاتون ان کے ذاتی معاملات میں بھی دخل دیتی تھیں۔ میں نے تو ان سے باقاعدہ نہیں پڑھا تھا، غیر رسمی طور پر پڑھا تھا، کیونکہ میری عمر چار پانچ سال کی تھی کہ ہم لوگ پاکستان آگئے تھے۔ پھر بھی وہ ہمارے حالات سے باخبر رہتی تھیں اور آخری بار میری ان سے لاہور میں ملاقات ہوئی (وہ لاہور تشریف لائی ہوئی تھی) میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا مجھے تمہارا پتا ہے، انہوں نے الفاظ استعمال کیے کہ ''عرب میں ایک بڑا اجتماع تھا، اس میں تقی کو بہت اعزاز ملا تھا'' یہاں تک ہمارے حالات سے باخبر تھیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جن لوگوں نے ان سے آداب سیکھے، شروع سے ان کی اٹھان ایسی ہوگئی کہ دین اور دین سے محبت ان کے دلوں میں سرایت کرگئی۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ خواتین کی تعلیم وتربیت معاشرے میں کتنی نافع ہوتی ہے۔ جو طالبات یہاں تعلیم حاصل کررہی ہیں ان کو اپنا مقام جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عظیم خدمت کے لیے مقرر کیا ہے، لہٰذا آپ جو کچھ پڑھ رہی ہیں، اس کو شوق سے اور پوری محنت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

صرف کسی بات کو جان لینا فضیلت کی بات نہیں:...... یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ کسی بات کو صرف جان لینا کوئی فضیلت کی بات نہیں ہے۔ حضرت اقدس والد ماجد فرمایا کرتے تھے اگر صرف جان لینا فضیلت کی بات ہوتی تو پھر ابلیس سب سے بڑا عالم ہوتا، کیونکہ اس کے پاس بہت علم تھا پھر تو وہ افضل الخلائق ہوتا۔ صرف جان لینا فضیلت کی بات نہیں ہے، بلکہ ساتھ ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔ لہٰذا تعلیم کے دوران اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں اور ساتھ ساتھ اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنے عمل کو سنت کے مطابق ڈھالنے اور اپنے اَخلاق درست کرنے کی کوشش کی جائے۔ اپنی معاشرت درست کرنے کی کوشش کی جائے۔ اپنے اساتذہ سے جہاں علم سیکھیں وہاں ان سے آداب بھی سیکھیں اور ان کو سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اللہ پاک آپ سے بہت عظیم خدمت لینے والے ہیں، اس کے لیے میں آپ سے دو چار باتیں عرض کرتا ہوں آپ ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو یہ مقصد حاصل ہوگا۔

رجوع الی اللہ:......سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہر چیز کی کامیابی کے لیے جو چیز کردار ادا کرتی ہے وہ ہے ''رجوع الی اللہ'' اللہ پاک کی طرف رجوع کرنا، اللہ کے ساتھ تعلق قائم کرنا، اللہ پاک سے مانگتے رہنا، اس لیے رجوع الی اللہ کا اہتمام بہت ضروری ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب سبق پڑھنے جائیں تو اللہ پاک سے مانگ کر جائیں کہ یا اللہ! میں سبق پڑھنے جارہی ہوں، اپنی رحمت سے یہ سبق میرے ذہن نشین کرادیں۔ اس کو اچھی طرح

سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیے اور اس کو یاد بھی کروا دیجیے اور اس پر عمل کی بھی توفیق عطا فرمائیے۔ اب جب آپ پڑھنے جارہی ہیں تو وقت گزر رہا ہے۔ اس وقت میں کوئی نئی مشقت کا اضافہ نہیں ہو رہا، بلکہ اسی وقت کو ایک کام میں لگایا جارہا ہے۔ وہ کام ہے اللہ جل شانہ سے رجوع، جاتے ہوئے یہ دعا کرتی جائیں۔ اس طرح اساتذہ بھی جب جائیں اللہ پاک کی طرف رجوع کرتے ہوئے جائیں، یا اللہ! اپنی رحمت سے صحیح طریقے سے پڑھانے کی توفیق عطا فرمادے۔ اپنی رضا کے مطابق پڑھانے کی توفیق عطا فرمادے۔ جو بات ہم پڑھائیں وہ تیری رضا کے مطابق بھی ہو، یہ دعا کرتے ہوئے جائیں یہ رجوع الی اللہ ہے، پھر جب پڑھا چکیں یا پڑھ چکیں تو یہ دعا کریں کہ یا اللہ! جو کچھ پڑھایا پڑھا یا ہے اس کو محفوظ بھی رکھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ یہ کام ایسا ہے کہ اس میں کوئی پیسہ نہیں لگ رہا، کوئی تکلیف نہیں ہو رہی لیکن اس کی برکت سے جو کچھ پڑھایا اس میں نور ہوگا۔ مقصود یہ نہیں کہ امتحان دے دیا جائے۔ امتحان تو صرف اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کے دباؤ کی وجہ سے آدمی محنت کر لیتا ہے، لیکن اصل مقصد تو علم کا حصول ہے، وہ سمجھ میں آئے، ذہن نشین ہو، اس کے لیے اللہ پاک سے مانگتے رہنا، اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی کے ذریعے سے کامیابی کے دروازے کھلتے ہیں۔

کتاب کے مصنف کو ایصال ثواب کریں:...... دوسری بات وہ ہے جو میرے شیخ عارف باللہ حضرت اقدس ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ کی نصیحت ہے، اللہ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ فرماتے تھے کہ جو کتاب بھی پڑھنے جاؤ اس کتاب کے مصنف کو کچھ ایصال ثواب کر کے جاؤ اور جب پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر مصنف کو ثواب پہنچاؤ۔ ہمارے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ایصال ثواب دُہرا اجر ہے۔ ہر لفظ پر جو نیکی ملی، وہ آپ کا عمل ہو گیا اور پھر ایصال ثواب خود ایک عبادت ہو گئی۔ آپ سوچیں کہ میں کسی کے ساتھ خیر خواہی کر رہا ہوں، تو اس کا ثواب بھی ملے گا اور حضرت عارفی فرمایا کرتے تھے کہ اللہ پاک سے کوئی بعید نہیں کہ اللہ اس ایصالِ ثواب کرنے والے سے اس مصنف کے علوم کو جاری فرمادیں اور جب بھی کسی کتاب کا مطالعہ کریں تو مصنف کو ضرور ایصال ثواب کریں۔ ان شاء اللہ العزیز اس کا بڑا فائدہ ہوگا۔

نئی بات معلوم ہونے پر اللہ کا شکرادا کریں:...... تیسری بات یہ ہے کہ جو بھی نئی کتاب پڑھیں، کوئی نئی بات معلوم ہو تو اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں کہ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے، اس پر یا اللہ تیرا شکر ہے اور ہمیں اس کو محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ ایک بزرگ کا مقولہ ہے: **اذا احدث اللہ لک علما فاحدث للہ عبادۃ ولا یکن ھمک ان تحدث بہ الناس** ...... یعنی اللہ جب تم کو ایک نئی بات عطا فرمائے تو تم ایک نئی عبادت کرو اور اللہ پاک کی نئی عبادت یہ بھی ہے کہ شکر کرو کہ یا اللہ! آپ نے یہ بات عطا فرمادی ہے۔ اس پر آپ کا شکر ہے اور یہ بھی

فرمایا کہ ولا یکن همک ان نحدث للناس کہ دل میں یہ فکر نہ ہو کہ اچھی بات معلوم ہوگئی، اس کو ہم لوگوں کو بتائیں گے، کوئی اچھی بات سنی، اچھی بات معلوم ہوئی تو دل میں یہ بات آئی کہ یہ بات وعظ میں بیان کر دیں گے، لوگوں کو مزہ آئے گا۔ اگر دل میں یہ نیت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بات دوسروں کو بتانے کے لیے ہے اور اپنا علم جتانے کے لیے ہے۔ اپنی اصلاح کی فکر نہیں یہ تو بہت بڑی بیماری ہے جو طالب علموں میں پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ تین باتیں ہوئیں: رجوع الی اللہ!......ایصال ثواب!......اور اللہ تعالیٰ کا شکر!......ان تین باتوں کی برکت سے جو علم میں نور، برکت اور فیض پیدا ہوگا، اس کا ہم ابھی تصور بھی نہیں کر سکتے۔

علم کا مقصد حصول آداب زندگی:...... چوتھی بات یہ ہے کہ علم کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی درسگاہ میں آداب زندگی سیکھیں۔ اللہ پاک نے ہمیں ایسا دین نصیب فرمایا ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ بھی اس سے خالی نہیں۔ عبادات، عقائد، معاملات، معاشرت، معیشت، اخلاق...... غرض سب اس میں ہیں۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ مدرسہ کے ماحول میں رہتے ہوئے ہر چیز میں اتباع سنت کا اہتمام ہو۔ اخلاق میں، ایک دوسرے کے ساتھ معاملات میں۔ ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو میں، اتباع سنت کا اہتمام کیا جائے۔ ان تمام باتوں کی عادت ڈالی جائے۔ کیونکہ طالب علمی کے دور میں جو عادت پڑ جاتی ہے، وہ پتھر کی لکیر ہوتی ہے اور وہ نقش ہو جاتی ہے، اگر طالب علم میں بگاڑ پیدا ہو گیا تو وہ بعد میں بھی جاری رہتا ہے۔ جس طرح آپ اپنے اساتذہ سے ظاہری علم حاصل کر رہی ہیں، اسی طرح ان سے تربیت بھی حاصل کریں۔ جو طالبات فارغ ہو رہی ہیں فارغ ہونے کے بعد کسی اللہ والے سے رابطہ قائم کریں۔ ان سے اپنے کاموں میں مشورہ لیتی رہیں۔ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کسی اللہ والے سے اپنا تعلق قائم رکھیں، کیونکہ اللہ نے یہ دین ہمیں اسی طرح پہنچایا ہے کہ کتاب اللہ کے ذریعے بھی اور رجال اللہ کے ذریعے بھی۔ حضرت حکیم الامتؒ کے مواعظ وملفوظات اور شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی کتاب ''آپ بیتی'' میں بہت بڑا خزانہ موجود ہے۔ ان کو اپنے مطالعے میں رکھیں۔ اگر اس طرح آپ علم دین حاصل کریں گی تو دین کے ساتھ آپ کا یہ تعلق برقرار رہے گا، اللہ برکتیں عطا فرمائیں گے...... یہ چند باتیں ذہن میں آئیں تو مناسب سمجھا کہ آپ کو عرض کر دوں۔ اگر کہنے والے کے دل میں اور سننے والے کے دل میں اخلاص ہے تو ساری باتیں کار آمد ہیں ورنہ اللہ بچائے یہ نہ ہو تو لمبی چوڑی تقریریں بھی بیکار ہیں۔ پس میں نے دو اور دو چار کر کے یہ باتیں عرض کر دیں ان پر عمل کریں گی تو اللہ آپ کو فائدہ دے گا۔ اللہ اس مدرسے کو صدق واخلاص کے ساتھ دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اساتذہ وطالبات کو صدق واخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆